کیا رسول اللہ ﷺ پر جادو ہوا؟

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

نبی اکرم ﷺ پر جادو ہوا تھا۔ جادو ایک مرض ہے، دیگر امراض کی طرح یہ بھی انبیا کو لاحق ہوسکتا تھا، قرآن وحدیث میں کہیں یہ ذکر نہیں ہے کہ انبیا علیہم السلام پر جادو نہیں ہوسکتا۔

❀ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتے ہیں:

سَحَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُودِيٌّ مِّنْ يَهُودِ بَنِي زُرَيْقٍ، يُقَالُ لَهٗ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَتْ : حَتّٰى كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهٗ يَفْعَلُ الشَّيْءَ، وَمَا يَفْعَلُهٗ، حَتّٰى إِذَا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ، أَوْ ذَاتَ لَيْلَةٍ، دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ دَعَا، ثُمَّ قَالَ : يَا عَائِشَةُ أَشَعَرْتِ أَنَّ اللّٰهَ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهٗ فِيهِ؟ جَاءَ نِي رَجُلَانِ فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ، فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رَأْسِي لِلَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ، أَوِ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي : مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ : مَطْبُوبٌ، قَالَ : مَنْ طَبَّهٗ؟ قَالَ : لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ : فِي أَيِّ شَيْءٍ؟ قَالَ : فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ، قَالَ : وَجُفِّ طَلْعَةِ ذَكَرٍ، قَالَ : فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ : فِي بِئْرِ ذِي

أَرْوَانَ، قَالَتْ : فَأَتَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُنَاسٍ مِّنْ أَصْحَابِهِ، ثُمَّ قَالَ : يَا عَائِشَةُ وَاللّٰهِ لَكَأَنَّ مَاءَ هَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ، وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُؤُوسُ الشَّيَاطِينِ قَالَتْ : فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا أَحْرَقْتَهُ؟ قَالَ : لَا، أَمَّا أَنَا فَقَدْ عَافَانِي اللّٰهُ، وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا، فَأَمَرْتُ بِهَا فَدُفِنَتْ .

''بنوزریق کےلبید بن الاعصم نامی ایک آدمی نے اللہ کے رسول ﷺ پر جادو کر دیا، آپ کوخیال ہوتا تھا کہ آپ کسی کام کوکر رہے ہیں، حالانکہ کیا نہ ہوتا تھا، حتیٰ کہ ایک دن یا ایک رات جبکہ آپ ﷺ میرے پاس تھے،آپ نے بار بار دعا کی، پھرفرمایا: اے عائشہ! کیا آپ کومعلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ بات بتا دی ہے، جو میں اس سے پوچھ رہا تھا؟ میرے پاس دو آدمی آئے، ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا، ان میں سے ایک نے اپنے دوسرے ساتھی سے پوچھا: اس آدمی کو کیا تکلیف ہے؟ اس نے کہا: اس پر جادو کیا گیا ہے، اس نے کہا: کس نے کیا ہے؟ کہا: لبید بن اعصم نے، اس نے کہا: کس چیز میں؟ کہا: کنگھی، بالوں اور نر کھجور کے شگوفے میں ۔اس نے کہا: وہ کہاں ہے؟ کہا: بئرِ ذروان میں۔آپ ﷺ کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ساتھ وہاں گئے، پھر واپس آئے اور فرمایا: اے عائشہ! اس کنویں کا پانی گویا کہ مہندی ملا ہوا تھا اور اس کی کھجوریں گویا شیطانوں کے سر تھے۔(سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں) میں نے کہا: کیا آپ نے اسے نکالا ہے؟ فرمایا: نہیں، مجھے تو اللہ نے عافیت دے دی ہے، میں اس بات سے ڈر گیا کہ اس کا

شرلوگوں میں اٹھاؤں۔'' (صحیح البخاري : ٥٧٦٦، صحیح مسلم : ٢١٨٩)

یہ متفق علیہ حدیث دلیل قاطع اور برہانِ عظیم ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر جادو ہوا تھا۔

یہ حدیث بالاتفاق ''صحیح'' ہے، ہاں وہ معتزلہ فرقہ اس کا انکاری ہے، جو قرآن کو مخلوق کہتا ہے، وہ نہ صرف اس حدیث کا منکر ہے، بلکہ اور بھی کئی احادیثِ صحیحہ کا منکر ہے ۔

❀ امام نعیم بن حماد خزاعی رحمہ اللہ (۲۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمُعْتَزِلَةُ تَرُدُّونَ أَلْفَيْ حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نَحْوَ أَلْفَيْ حَدِيثٍ .

''معتزلہ احادیثِ نبویہ میں سے دو ہزار یا اس کے لگ بھگ احادیث کا انکار کرتے ہیں۔''

(سنن أبي داوٗد : تحت الحدیث : ٤٧٧٢، آخر کتاب السّنّة، وسندہٗ صحیحٌ)

ہمارے دور کے بعض معتزلہ اور ملاحدہ نے اس حدیث پر عقلی و نقلی اعتراضات وارد کیے ہیں، آیئے ان اعتراضات کا علمی و تحقیقی جائزہ لیتے ہیں:

اعتراض نمبر ①

اس کا راوی ہشام بن عروہ ''مدلس'' ہے۔

جواب :

① ہشام بن عروہ کے ''ثقہ'' ہونے پر اجماع و اتفاق ہے، ان پر امام مالک کی جرح کا راوی ابنِ خراش خود ''ضعیف'' ہے، لہٰذا وہ قول مردود ہے۔

اگرچہ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ان کو طبقہ اولیٰ کے ''مدلسین'' میں ذکر کیا ہے، لیکن ان کا ''مدلس'' ہونا ثابت نہیں ہے، جس قول (معرفۃ علوم الحدیث للحاکم، ص۱۰۴) کی وجہ سے

انہیں ''مدلس'' قرار دیا گیا ہے، وہ قول ثابت نہیں ہے، اس قصہ کے راوی عبداللہ بن علی بن المدینی کی ''توثیق'' ثابت نہیں ہے۔

یہ قصہ چونکہ ثابت نہیں، لہٰذا ہشام بن عروہ رحمہ اللہ کی ''تدلیس'' بھی غیر ثابت ہے۔

② ہشام بن عروہ بن عروہ بن زبیر نے صحیح بخاری (۳۱۷۵) اور مسند احمد (۵۰/٦) میں اپنے والد سے سماع کی تصریح کردی ہے۔

③ صحیحین میں ''مدلسین'' کی روایات سماع پر محمول ہیں۔

اعتراض نمبر ②

حبیب الرحمٰن کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں:

''یہ روایت ہشام کے علاوہ کوئی بیان نہیں کرتا اور ہشام کا ۱۳۲ھ میں دماغ جواب دے گیا تھا، بلکہ حافظ عقیلی تو لکھتے ہیں: قَدْ خَرِفَ فِي آخِرِ عُمُرِہٖ ''آخر عمر میں سٹھیا گئے تھے۔'' تو اس کا کیا ثبوت ہے کہ یہ روایت سٹھیانے سے پہلے کی ہے؟'' (مذہبی داستانیں اوران کی حقیقت: ۹۱/۲)

جواب:

یہ محض تراشیدہ الزام ہے، حافظ عقیلی کا قول نہیں مل سکا، متقدمین ائمہ میں سے کسی نے ان پر اختلاط کا الزام نہیں لگایا، دوسری بات یہ ہے کہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں تمام مختلط راویوں کی روایات تنقیح شدہ ہیں، ان میں اختلاط مضر نہیں۔

تنبیہ:

حافظ ابن القطان رحمہ اللہ (٦٢٨ھ) نے ہشام کو ''مختلط'' کہا ہے (بیان الوهم والایهام: ٥٠٨/٤، ح: ٢٧٢٦)

۞ اس کے ردّ و جواب میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

لَمْ نَرَ لَهُ فِي ذٰلِكَ سَلَفًا .

''ہم نے اس بارے میں ان کا کوئی سلف نہیں دیکھا۔''

(تهذيب التّهذيب : ۵۱/۱۱)

۞ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هِشَامٌ فَلَمْ يَخْتَلِطْ قَطُّ، هٰذَا أَمْرٌ مَقْطُوعٌ بِهٖ .

''ہشام کبھی بھی مختلط نہیں ہوئے، یہ بات قطعی ہے۔''

(سير أعلام النُّبلاء : ۲٦/٦)

۞ نیز فرماتے ہیں:

قَوْلُ ابْنِ الْقَطَّانِ : إِنَّهُ مُخْتَلِطٌ، قَوْلٌ مَرْدُودٌ وَمَرْذُولٌ .

''حافظ ابن قطان رحمہ اللہ کا انہیں مختلط کہنا مردود اور نا قابل التفات ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : ۳٦/٦)

مزید فرماتے ہیں:

لَا عِبْرَةَ . ''اس کا کوئی اعتبار نہیں۔''(ميزان الاعتدال : ۳۰۱/٤)

اس تصریح کے بعد معلوم ہوا کہ حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ کا قول قبول نہیں۔

اعتراض نمبر ②

حبیب الرحمٰن کاندھلوی صاحب لکھتے ہیں:

''ہشام کے مشہور شاگردوں میں سے امام مالک یہ روایت نقل نہیں کرتے، بلکہ کوئی بھی اہل مدینہ یہ روایت نقل نہیں کرتا، ہشام سے جتنے بھی راوی ہیں،

سب عراقی ہیں، اور اتفاق سے عراق پہنچنے کے چند روز بعد ہشام کا دماغ سٹھیا گیا تھا۔'' (مذہبی داستانیں اور ان کی حقیقت:۹۱/۲)

جواب:

یہ بے حقیقت بات ہے۔ ''ہشام کا دماغ سٹھیا گیا تھا'' اس پر کیا دلیل ہے؟ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ کی تصریحات آپ نے ملاحظہ فرمالی ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ ہشام سے روایت ان کے دو مدنی شاگردوں نے بھی بیان کی ہے:

① انس بن عیاض مدنی

(صحيح البخاري: ٦٣٩١)

② عبدالرحمٰن بن ابی الزناد مدنی (ثقہ عند الجمہور)

(صحيح البخاري: ٥٧٦٣)

لہٰذا کاندھلوی صاحب کا یہ دعویٰ درست نہیں کہ ''کوئی بھی اہل مدینہ یہ روایت نقل نہیں کرتا''۔

اعتراض نمبر ③

شبیر احمد از ہر میرٹھی صاحب لکھتے ہیں:

''ہشام کی بیان کی ہوئی روایات میں سے کسی بھی روایت کی اسناد میں یہ ذکر نہیں ہے کہ عروہ نے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث سنی تھی۔''

(صحیح بخاری کا مطالعہ:۸۷/۲)

جواب:

① جب راوی کی اپنے استاذ سے ملاقات ثابت ہو اور وہ ''مدلس'' بھی نہ ہو، تو اس

کی ''عن'' والی روایت محدثین کے نزدیک متصل اور سماع پر محمول ہوتی ہے۔

عروہ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات وسماع ثابت ہے۔

(صحيح البخاري : ٣٠٧٧، صحيح مسلم : ٢٤١٨)

عروہ رحمہ اللہ ''مدلس'' بھی نہیں ہیں، لہٰذا سند متصل ہے۔

قارئین کرام! جادو والی حدیث کے متعلق بعض لوگوں کے یہ اعتراضات تھے، جن کا ہم ازالہ کر چکے ہیں۔

بعض لوگ اس حدیث کو قرآنِ کریم کے مخالف سمجھتے ہیں، ہمارا جواب یہ ہے کہ بالاجماع صحیح حدیث قرآنِ مقدس کے مخالف نہیں ہے، وہ کونسی آیت کریمہ ہے، جو پتا دیتی ہے کہ نبی پر جادو نہیں ہوسکتا؟ یہ تو کافروں کا نظریہ تھا کہ نبی پر جادو نہیں ہوسکتا، اس لیے انہوں نے نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت ورسالت کو جادو سے تعبیر کیا تھا۔

دوسری بات یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام پر جادو کا ثبوت قرآنِ کریم نے فراہم کیا ہے۔

❀ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَإِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى﴾(طٰهٰ : ٦٦)

''ان (جادوگروں) کے جادو کی وجہ سے ان (موسیٰ علیہ السلام) کو گمان ہوا کہ وہ (رسیاں سانپ بن کر) دوڑ رہی ہیں، پس موسیٰ علیہ السلام نے اپنے نفس میں ڈر محسوس کیا۔''

اور فرعون کے جادوگروں کے اس جادو کے بارے میں قرآنِ نے اعلان کیا ہے :

﴿وَجَاؤُوا بِسِحْرٍ عَظِيْمٍ﴾(الأعراف : ١١٦)

''وہ بہت بڑا جادو لے کر آئے تھے۔''

نبیٔ اکرم ﷺ پر جادو کا ثبوت حدیث نے انہی قرآنی الفاظ یُخَیَّلُ اِلَیْہِ کے ساتھ دیا ہے۔

جو جواب قرآن کے بارے میں ہوگا، وہی حدیث کے بارے میں ہو جائے گا۔

اس پر سہا گہ یہ کہ اس حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا سے محدثین مؤمنین نے یہی مسئلہ سمجھا ہے کہ نبی کریم ﷺ پر جادو ہوا تھا، جسے معتزلہ ماننے سے انکاری ہیں۔

۞ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

''حدیث کا علم رکھنے والوں کے نزدیک یہ حدیث صحیح ثابت ہے، وہ اسے قبولیت سے لیتے ہیں اور اس کی صحت میں ان کا اختلاف نہیں ہے، اکثر اہل کلام اور دیگر کئی لوگوں نے اعتراض کیا ہے اور انہوں نے اس کا سخت انکار کیا، اس کو جھوٹ قرار دیا اور ان میں سے بعض نے اس بارے میں مستقل کتاب لکھی، اس میں انہوں نے ہشام بن عروہ پر اعتراض کیا ہے، اس بارے میں سب سے بڑی بات جو کسی نے کہی ہے، وہ یہ ہے کہ ہشام بن عروہ نے غلطی کی ہے اور ان پر معاملہ مشتبہ ہو گیا تھا، وہ کہتے ہیں: اس لیے کہ نبی کریم ﷺ پر جادو ہونا ممکن نہیں ہے، کیونکہ ایسا کہنا کافروں کے قول کی تصدیق ہے، انہوں نے (مسلمانوں سے) کہا تھا: ﴿إِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَسْحُوْرًا﴾ (الاسراء: ۴۷) ''تم تو ایک جادو زدہ شخص کی پیروی کرتے ہو۔'' یہی بات فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی: ﴿وَاِنِّی لَاَظُنُّکَ یَا مُوْسٰی مَسْحُوْرًا﴾ (الاسراء: ۱۰۱) ''اے موسیٰ! میں تجھے جادو زدہ سمجھتا ہوں۔'' صالح علیہ السلام کی قوم

نے ان سے کہا: ﴿اِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ﴾ (الشعراء:۱۵۳)''یقیناً تو جادو زدہ لوگوں میں سے ہے۔'' اور شعیب علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا: ﴿اِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِيْنَ﴾ (الشعراء: ۱۸۵)''بلاشبہ تو جادو زدہ لوگوں میں سے ہے۔'' نیز ان (منکرین حدیث) کا کہنا ہے کہ انبیا علیہم السلام پر جادو اس لیے بھی ممکن نہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ان کی حمایت اور شیاطین سے ان کی حفاظت کے منافی ہے۔

یہ بات جو انہوں نے کہی ہے، اہل علم کے ہاں مردود ہے، کیونکہ ہشام بن عروہ (اپنے دور کے) تمام لوگوں سے بڑھ کر عالم اور ثقہ تھے، کسی امام نے بھی ان کے بارے میں ایسی بات نہیں کہی، جس کی وجہ سے ان حدیث کو ردّ کرنا ضروری ہو، متکلمین کو اس فن (حدیث) سے کیا تعلق (یعنی ان کی ہشام پر جرح پرِ کاہ کی بھی حیثیت نہیں رکھتی)، نیز ہشام کے علاوہ دوسرے راویوں نے بھی یہ حدیث سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی ہے، امام بخاری و مسلم رحمہما اللہ نے اس حدیث کی صحت پر اتفاق کیا ہے، محدثین میں سے کسی نے اس حدیث کے (ضعف کے) بارے میں ایک کلمہ بھی نہیں کہا، یہ واقعہ مفسرین، محدثین، مؤرخین اور فقہا کے ہاں مشہور ہے اور یہ لوگ متکلمین سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات وواقعات سے آگاہ ہیں۔''(بدائع الفوائد: ۲/۲۲۳)

❁ نیز فرماتے ہیں:

كَانَ غَايَةُ هٰذَا السِّحْرِ فِيهِ إِنَّمَا هُوَ فِي جَسَدِهٖ، وَظَاهِرِ جَوَارِحِهٖ لَا عَلٰى عَقْلِهٖ وَقَلْبِهٖ، وَلِذٰلِكَ لَمْ يَكُنْ يَعْتَقِدُ صِحَّةَ مَا يُخَيَّلُ

إِلَيْهِ مِنْ إِتْيَانِ النِّسَاءِ، بَلْ يَعْلَمُ أَنَّهٗ خَيَالٌ لَا حَقِيقَةَ لَهٗ، وَمِثْلُ هٰذَا قَدْ يَحْدُثُ مِنْ بَعْضِ الْأَمْرَاضِ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ.

''اس جادو کا سارا اثر نبی کریم ﷺ کے جسم اور ظاہری اعضا پر ہوا تھا، آپ کی عقل اور دل پر نہیں ہوا۔ اسی لیے نبی کریم ﷺ اس خیال کو درست نہیں سمجھتے تھے کہ جو عورتوں کے پاس آنے کے متعلق ہوتا تھا، بلکہ جانتے تھے کہ یہ محض خیال ہے، حقیقت نہیں۔ اس طرح کے بعض امراض لاحق ہو جاتے تھے۔''

(زاد المَعاد في هَدي خير العِباد : ١١٦/٤)

۞ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

أَهْلُ السُّنَّةِ وَجُمْهُورُ الْعُلَمَاءِ مِنَ الْأُمَّةِ عَلٰى إِثْبَاتِ السِّحْرِ، وَأَنَّ لَهٗ حَقِيقَةً كَحَقَائِقِ غَيْرِهٖ مِنَ الْأَشْيَاءِ الثَّابِتَةِ، خِلَافًا لِّمَنْ أَنْكَرَهٗ وَنَفٰى حَقِيقَتَهٗ وَأَضَافَ مَا يُتَّفَقُ مِنْهُ إِلٰى خَيَالَاتٍ بَاطِلَةٍ لَّا حَقَائِقَ لَهَا، وَقَدْ ذَكَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ فِي كِتَابِهِ الْعَزِيزِ، وَذَكَرَ أَنَّهٗ مِمَّا يُتَعَلَّمُ، وَذَكَرَ مَا يُشِيرُ إِلٰى أَنَّهٗ مِمَّا يُكَفَّرُ بِهٖ، وَأَنَّهٗ يُفَرَّقُ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ، وَهٰذَا كُلُّهٗ لَا يُمْكِنُ أَنْ يَّكُونَ فِيمَا لَا حَقِيقَةَ لَهٗ، وَكَيْفَ يُتَعَلَّمُ مَا لَا حَقِيقَةَ لَهٗ وَهٰذَا الْحَدِيثُ فِيهِ أَيْضًا إِثْبَاتُهٗ، وَأَنَّهٗ أَشْيَاءُ دُفِنَتْ وَأُخْرِجَتْ، وَهٰذَا كُلُّهٗ يُبْطِلُ مَا قَالُوهُ ...... وَقَدْ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ، إِنَّمَا الْمُرَادُ بِالْحَدِيثِ، أَنَّهٗ كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهٗ وَطِئَ زَوْجَاتِهٖ وَلَيْسَ

بِوَاطِئٍ، وَقَدْ يَتَخَيَّلُ فِي الْمَنَامِ لِلْإِنْسَانِ مِثْلُ هٰذَا الْمَعْنٰى، وَلَا حَقِيقَةَ لَهٗ، فَلَا يَبْعُدُ أَنْ يَّكُونَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَيَّلُهٗ فِي الْيَقْظَةِ وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ حَقِيقَةً، وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا : يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ تَخَيَّلَ إِلَيْهِ الشَّيْءُ أَنَّهٗ فَعَلَهٗ وَمَا فَعَلَهٗ، وَلٰكِنْ لَّا يَعْتَقِدُ مَا تَخَيَّلَهٗ أَنَّهٗ صَحِيحٌ، فَتَكُونُ اعْتِقَادَاتُهٗ كُلُّهَا عَلَى السَّدَادِ، فَلَا يَبْقٰى لِاعْتِرَاضِ الْمُلْحِدَةِ طَرِيقٌ .

''اہل سنت اور امت کے جمہور اہل علم کا کہنا ہے کہ جادو برحق ہے، دیگر ثابت شدہ باتوں کی طرح اس کی بھی حقیقت ہے۔اس کے برعکس بعض لوگوں نے جادو کا انکار کیا، اس کی حقیقت کی نفی کی۔اس اتفاقی عقیدے میں باطل اور بے حقیقت خیالات داخل کیے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جادو کا ذکر قرآن میں کیا ہے، فرمایا ہے کہ اسے سیکھا جا سکتا ہے، اس کے سیکھنے والے کی تکفیر کی طرف اشارہ کیا اور اس سے میاں بیوی کے مابین جدائی کروائی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ ایک بے حقیقت چیز سے نہیں ہوسکتا۔کوئی شخص ایسا علم کیوں کر سیکھے گا، جس کی کوئی حقیقت ہی نہ ہو۔اس حدیث میں بھی جادہ کا اثبات ہے، جادو کچھ اشیا کو دفن کر کے کیا گیا، جنہیں بعد میں نکالا گیا۔ یہ ساری باتیں جادو کے منکرین پر رد ہیں......بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کو یہ خیال گزرتا تھا کہ میں نے اپنی بیویوں سے مباشرت کی ہے، حالانکہ ایسا ہوا نہ ہوتا تھا، یہ بات تو اکثر انسانوں کو خواب میں بھی لاحق ہوتی

رہتی ہے، اس بے حقیقت کیفیت کا آپ ﷺ کو بیداری میں پیش آجانا کوئی بعید نہیں۔ ہمارے بعض اصحاب نے کہا ہے کہ ممکن ہے کہ آپ ﷺ کو کسی کام کا خیال آتا تھا کہ آپ نے وہ کیا ہے، جبکہ کیا نہ ہوتا، لیکن آپ ﷺ اپنے اس خیال کے صحیح ہونے کا اعتقاد نہیں رکھتے تھے، لہٰذا (جادو کے دوران بھی) آپ ﷺ کے تمام اعتقادات درست رہے، یوں ملحدین کے لیے اعتراض کا کوئی راستہ نہ بچا۔“

(إكمال المُعلِم بفوائد مسلم : ٨٦/٧ـ٨٧)

۞ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علامہ مازری رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

أَنْكَرَ بَعْضُ الْمُبْتَدِعَةُ هٰذَا الْحَدِيثَ وَزَعَمُوا أَنَّهٗ يَحُطُّ مَنْصِبَ النُّبُوَّةِ وَيُشَكِّكُ فِيهَا، قَالُوا : وَكُلُّ مَا أَدّٰى إِلٰى ذٰلِكَ فَهُوَ بَاطِلٌ وَزَعَمُوا أَنَّ تَجْوِيزَ هٰذَا يَعْدِمُ الثِّقَةَ بِمَا شَرَعُوهُ مِنَ الشَّرَائِعِ إِذْ يُحْتَمَلُ عَلٰى هٰذَا أَنْ يُخَيَّلَ إِلَيْهِ أَنَّهٗ يَرٰى جِبْرِيلَ وَلَيْسَ هُوَ ثَمَّ وَأَنَّهٗ يُوحِي إِلَيْهِ بِشَيْءٍ وَلَمْ يُوحَ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ، قَالَ الْمَازِرِيُّ : وَهٰذَا كُلُّهٗ مَرْدُودٌ لِأَنَّ الدَّلِيلَ قَدْ قَامَ عَلٰى صِدْقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يُبَلِّغُهٗ عَنِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَلٰى عِصْمَتِهٖ فِي التَّبْلِيغِ، وَالْمُعْجزَاتُ شَاهِدَاتٌ بِتَصْدِيقِهٖ فَتَجْوِيزُ مَا قَامَ الدَّلِيلُ عَلٰى خِلَافِهٖ بَاطِلٌ وَأَمَّا مَا يَتَعَلَّقُ بِبَعْضِ أُمُور الدُّنْيَا الَّتِي لَمْ يُبْعَثْ لِأَجْلِهَا وَلَا كَانَتِ الرِّسَالَةُ مِنْ أَجْلِهَا فَهُوَ فِي

ذٰلِكَ عُرْضَةٌ لِمَا يَعْتَرِضُ الْبَشَرَ كَالْأَمْرَاضِ فَغَيْرُ بَعِيدٍ أَنْ يُخَيَّلَ إِلَيْهِ فِي أَمْرٍ مِّنْ أُمُورِ الدُّنْيَا مَا لَا حَقِيقَةَ لَهٗ مَعَ عِصْمَتِهٖ عَنْ مِثْلِ ذٰلِكَ فِي أُمُورِ الدِّينِ قَالَ: وَقَدْ قَالَ بَعْضُ النَّاسِ إِنَّ الْمُرَادَ بِالْحَدِيثِ أَنَّهٗ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهٗ وَطِيءَ زَوْجَاتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ وَطِأَهُنَّ وَهٰذَا كَثِيرًا مَّا يَقَعُ تَخَيُّلُهٗ لِلْإِنْسَانِ فِي الْمَنَامِ فَلَا يَبْعُدُ أَنْ يُخَيَّلَ إِلَيْهِ فِي الْيَقِظَةِ.

''بعض بدعتی لوگوں نے اس حدیث کا انکار کر دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ یہ حدیث مقامِ نبوت کو گراتی اور اس میں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہے، ان کے بقول ہر وہ چیز جو اس طرف لے جائے، وہ باطل ہے اور انہوں نے یہ دعوی کیا ہے کہ انبیا پر جادو کو ممکن سمجھنا، ان کی بیان کردہ شریعتوں پر سے اعتماد کو ختم کر دیتا ہے، کیونکہ احتمال ہے کہ وہ جبریل کو دیکھنے کا گمان کریں، حالانکہ وہاں جبریل نہ ہو، نیز اس کی طرف وحی کی جائے اور وہ یہ سمجھے کہ اس کی طرف کوئی وحی نہیں آئی۔ یہ سب شبہات مردود ہیں، کیونکہ اللہ کی طرف سے نبی کریم ﷺ کے اپنی تبلیغ میں سچے اور غلطی سے معصوم ہونے کی دلیل آ چکی ہے، پھر آپ ﷺ کے معجزات اس پر شاہد ہیں، لہٰذا جو بات دلیل سے ثابت ہو چکی ہو، اس کے خلاف امکانات پیش کرنا باطل ہے، رہے وہ معاملات جو دنیا سے تعلق رکھتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ان کے لیے مبعوث ہی نہیں فرمایا، نہ ہی رسالت کا ان سے تعلق ہے، لہٰذا نبی کریم ﷺ بھی ان معاملات سے عام

انسانوں کی طرح دوچار ہوتے ہیں، جیسا کہ بیماریاں ہیں، لہٰذا دنیاوی معاملات میں کسی بے حقیقت چیز کا آپ کو خیال آجانا کوئی بعید بات نہیں ہے، جبکہ آپ ﷺ دینی معاملات میں اس سے بالکل محفوظ ہیں، بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ آپ کو یہ خیال آتا تھا کہ میں نے اپنی بیویوں سے مباشرت کی ہے، حالانکہ ایسا ہوا نہ ہوتا تھا، یہ بات تو اکثر انسانوں کو خواب میں بھی لاحق ہوتی رہتی ہے، اس صورتِ حال کا آپ ﷺ کو بیداری میں پیش آجانا کوئی بعید بات نہیں۔''

(فتح الباري : ١٠/٢٢٦_٢٢٧)

اس بات کی صراحت حدیث کے ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے:

حَتّٰى كَانَ يَرٰى أَنَّهٗ يَأْتِي النِّسَاءَ، وَلَا يَأْتِيهِنَّ .

''نبی کریم ﷺ کو خیال گزرتا کہ آپ اپنی بیویوں کے پاس آتے ہیں، حالانکہ آپ آتے نہ تھے۔''

(صحيح البخاري : ٥٧٦٥)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ مہلب رحمہ اللہ سے ذکر کرتے ہیں:

صَوْنُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيَاطِينِ لَا يَمْنَعُ إِرَادَتَهُمْ كَيَدَهٗ فَقَدْ مَضٰى فِي الصَّحِيحِ أَنَّ شَيْطَانًا أَرَادَ أَنْ يُفْسِدَ عَلَيْهِ صَلَاتَهٗ فَأَمْكَنَهُ اللّٰهُ مِنْهُ فَكَذٰلِكَ السِّحْرُ مَا نَالَهٗ مِنْ ضَرَرِهٖ مَا يُدْخِلُ نَقْصًا عَلٰى مَا يَتَعَلَّقُ بِالتَّبْلِيغِ بَلْ هُوَ مِنْ جِنْسِ مَا كَانَ يَنَالُهٗ مِنْ ضَرَرِ سَائِرِ الْأَمْرَاضِ مِنْ ضَعْفٍ عَنِ

الْكَلَامِ أَوْ عَجْزٍ عَنْ بَعْضِ الْفِعْلِ أَوْ حُدُوثِ تَخَيُّلٍ لَا يَسْتَمِرُّ بَلْ يَزُولُ وَيُبْطِلُ اللّٰهُ كَيْدَ الشَّيَاطِينِ.

''نبی کریم ﷺ کا شیطانوں سے محفوظ ہونے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ شیاطین آپ ﷺ کے بارے میں بری تدبیر کا ارادہ بھی نہیں کر سکتے، کیونکہ صحیح بخاری ہی میں یہ بات بھی گزری ہے کہ ایک شیطان نے آپ ﷺ کی نماز خراب کرنے کا ارادہ کیا، تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اس پر قدرت دے دی، اسی طرح جادو کا معاملہ ہے، آپ ﷺ نے اس سے کوئی ایسا نقصان نہیں اٹھایا جو تبلیغِ دین کے متعلق ہو، بلکہ آپ نے اس سے ویسی ہی تکلیف اٹھائی ہے، جیسی باقی امراض سے آپ کو ہو جاتی تھی، مثلاً بول چال سے عاجز آنا، بعض کاموں سے رک جانا یا عارضی طور پر کوئی خیال آجانا، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ سے شیاطین کی تدبیر باطل و زائل کر دیتا تھا۔''

(فتح الباري: ۲۲۷/۱۰)

❀ مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں:

''کسی نبی یا پیغمبر پر جادو کا اثر ہو جانا ایسا ہی ممکن ہے، جیسا کہ بیماری کا اثر ہو جانا، اس لیے کہ انبیا علیہم السلام بشری خواص سے الگ نہیں ہوتے، جیسے ان کو زخم لگ سکتا ہے، بخار اور درد ہو سکتا ہے، ایسے ہی جادو کا اثر بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ وہ بھی خاص اسبابِ طبعیہ جنات وغیرہ کے اثر سے ہوتا ہے، اور حدیث ثابت بھی ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ پر جادو کا اثر ہو گیا تھا، آخری آیت میں جو کفار نے آپ کو ''مسحور'' کہا اور قرآن نے اس کی تردید کی، اس کا حاصل وہ

ہے، جس کی طرف خلاصۂ تفسیر میں اشارہ کر دیا گیا ہے، ان کی مراد درحقیقت 'مسحور' کہنے سے مجنون کہنا تھا، اس کی تردید قرآن نے فرمائی ہے، اس لیے حدیثِ سحر اس کے خلاف اور متعارض نہیں۔''

(معارف القرآن: ۵/ ۴۹۰۔۴۹۱)

❁ علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب لکھتے ہیں:

''لفظِ مسحور سے جو مطلب وہ (کفار) لیتے تھے، اس کی نفی سے یہ لازم نہیں آتا کہ نبی پر کسی قسم کے سحر (جادو) کا کسی درجہ میں عارضی طور پر بھی اثر نہ ہو سکے، یہ آیت مکی ہے، مدینہ میں آپ پر یہود نے جادو کرانے کا واقعہ صحاح میں مذکور ہے، جس کا اثر چند روز تک اتنا رہا کہ بعض دنیاوی کاموں میں کبھی کبھی ذہول (بھول) ہو جاتا تھا۔'' (تفسیر عثمانی، ص ۳۸۰)

❁ علامہ محمد حسین نیلوی صاحب لکھتے ہیں:

''ایک نابکار یہودی نے آپ پر جادو بھی کیا تھا۔'' (الادلۃ المنصوصۃ: ۹۴)

❁ مفتی احمد یار خان نعیمی صاحب لکھتے ہیں:

''جادو اور اس کی تاثیر حق ہے، دوسرے یہ کہ نبی کے جسم پر جادو کا اثر ہو سکتا ہے۔''

(تفسیر نور العرفان، ص ۹۶۵)

❁ علامہ عینی حنفی (۸۵۵ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ ذٰلِكَ السِّحْرَ لَمْ يَضُرَّهُ، لِأَنَّهُ لَمْ يَتَغَيَّرْ عَلَيْهِ شَيْءٌ مِّنَ الْوَحْيِ، وَلَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ دَاخِلَةٌ فِي الشَّرِيعَةِ، وَإِنَّمَا اعْتَرَاهُ شَيْءٌ مِّنَ التَّخَيُّلِ وَالْوَهْمِ، ثُمَّ لَمْ يَتْرُكْهُ اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ، بَلْ تَدَارَكَهُ بِعِصْمَتِهٖ

وَأَعْلَمَهُ مَوْضَعَ السِّحْرِ وَأَعْلَمَهُ اسْتِخْرَاجَهُ وَحَلَّهُ عَنْهُ كَمَا دَفَعَ اللّٰهُ عَنْهُ السُّمَّ بِكَلَامِ الذِّرَاعِ، اَلثَّالِثُ : أَنَّ هٰذَا السِّحْرَ إِنَّمَا تَسَلَّطَ عَلٰى ظَاهِرِهٖ، لَا عَلٰى قَلْبِهٖ وَعَقْلِهٖ وَاعْتِقَادِهٖ وَالسِّحْرُ مَرَضٌ مِّنَ الْأَمْرَاضِ وَعَارِضٌ مِّنَ الْعِلَلِ، يَجُوزُ عَلَيْهِ كَأَنْوَاعِ الْأَمْرَاضِ، فَلَا يَقْدَحُ فِي نُبُوَّتِهٖ، وَيَجُوزُ طَرْؤُهُ عَلَيْهِ فِي أَمْرِ الدُّنْيَا، وَهُوَ فِيهَا عُرْضَةٌ لِّلْآفَاتِ كَسَائِرِ الْبَشَرِ .

''بلاشک وشبہ اس جادو نے نبی اکرم ﷺ کوضرر نہیں پہنچایا، کیونکہ وحی میں سے کوئی چیز متغیر نہیں ہوئی، نہ ہی شریعت میں کوئی مداخلت ہوئی، پس تخیل ووہم میں سے ایک چیز رسول اللہ ﷺ کولاحق ہوئی، پھر اللہ نے آپ ﷺ کواسی حالت پر نہیں چھوڑا، بلکہ اس سے محفوظ رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کا تدارک بھی کیا، آپ کو جادو کی جگہ بھی بتائی، اس کو نکالنے کا بھی پتا دیا اور آپ سے اس کو ختم کیا، جس طرح کہ بکری کے شانے کے گوشت کے بولنے کے ساتھ اس کے زہر کو آپ سے دور کیا تھا، تیسری بات یہ ہے کہ جادو آپ کے ظاہر پر ہوا تھا، دل ودماغ اور اعتقاد پر نہیں، جادو امراض میں سے ایک مرض ہے اور بیماریوں میں سے ایک بیماری ہے، دوسری بیماریوں کی طرح آپ کو اس کا لاحق ہونا بھی ممکن ہے، لہٰذا یہ بات آپ کی نبوت میں کوئی عیب پیدا نہیں کرتی، دنیاوی معاملات میں آپ پر اس کا اثر ممکن ہے، دوسرے انسانوں کی طرح دنیاوی معاملات میں آپ ﷺ پر بھی آفات آسکتی ہیں۔''

(عُمدة القاري : ٩٨/١٦)

۞ نیز لکھتے ہیں:

''بعض ملحدین (بے دین لوگوں) نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث پر اعتراض کیا ہے اور کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیسے ہوسکتا ہے، حالانکہ یہ تو کفر ہے اور شیطان کے اعمال میں سے ایک عمل ہے؟ اللہ کے نبی کو اس کا نقصان کیسے پہنچ سکتا تھا، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت کی تھی، فرشتوں کے ذریعے آپ کی رہنمائی کی تھی اور وحی کو شیطان سے محفوظ کیا تھا؟ اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہ اعتراض فاسد اور قرآن کے خلاف بغض پر مبنی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو سورۂ فلق سکھائی تھی، اس میں النفّاثات کا معنیٰ گرہوں میں جادو کرنے والی عورتیں ہے، جس طرح کہ جادو کرنے والا شخص کرتا ہے، اس جادو کو نبی پر ممکن کہنے میں ایسی کوئی بات نہیں جس سے معلوم ہو کہ وہ آپ کے ساتھ ہمیشہ لازم رہا تھا یا آپ کی ذات یا شریعت میں کوئی خلل آیا تھا، آپ کو جادو کے اثر سے اسی طرح کی تکلیف پہنچی تھی، جس طرح کی تکلیف بیمار کو بخار یا برسام کی وجہ سے پہنچتی ہے، یعنی کلام کا کمزور ہونا، خیالات کا فاسد ہونا وغیرہ، پھر یہ چیز آپ سے زائل ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے آپ سے جادو کی تکلیف کو ختم کر دیا، اس بات پر اجماع ہو چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت (اس جادو کے اثر سے) محفوظ رہی ہے۔'' (عمدة القاري: ١٦/٩٨)

۞ علامہ عبدالحق دہلوی صاحب (۱۰۵۲ھ) لکھتے ہیں:

''حدیث: ''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو ہوا'' ملحدین کا ایک گروہ جادو کے اثرات اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کے وقوع پذیر ہونے کو بعید خیال کرتا ہے۔ یہ لوگ وہم

دیتے ہیں کہ جادو نبی کریم ﷺ کے اقوال وافعال کی معصومیت کے خلاف ہے، نیز یہ آپ ﷺ کے معاملہ میں التباس اور شک کا باعث ہے۔ نبی کریم ﷺ کی صداقت اور نبوت پر قطعی دلائل ہونے کے بعد یہ وہم بالکل باطل ہے۔ جادو ایک مرض اور عارضہ ہے، جس کا اثر نبی کریم ﷺ پر بھی ہوسکتا ہے۔ جس طرح کہ دیگر امراض، نبوت میں انکار اور قدح کا باعث نہیں بنتے۔ بالفرض اگر مرض کی وجہ سے آپ ﷺ کے کسی کام میں خلل واقع ہوا بھی ہے، تو اس سے یہ گمان لازم نہیں آتا کہ ان افعال میں بھی اثر انداز ہو جائے کہ جس سے شفایاب ہونے کے بعد بیماری کوئی نقصان نہیں دیتی۔

انبیا کرام علیہم السلام کے حق میں ممکن ہے کہ ان پر آفات، تغیرات، تکالیف اور بیماریوں سمیت وہ تمام عوارض انسانی لاحق ہو سکتے ہیں کہ جو دوسرے انسانوں کو لاحق ہوتے ہیں، کیونکہ انبیا کے اجسام اور ظاہری ہیئت انسانوں کی طرح ہوتی ہے، جبکہ ان کی روحیں اور باطن معصوم ہوتے ہیں، ملأ اعلیٰ سے جڑے ہوتے ہیں، کیونکہ انبیا نے ان سے علم اور وحی حاصل کرنا ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کبھی انبیا کو انسانی آفات سے بھی محفوظ کر لیتا ہے، یہ عصمت معجزاتی طور پر ہوتی ہے اور دیگر انسانوں پر ان کے شرف اور امتیاز کے اظہار کے لیے ہوتی ہے۔ اس کے پیچھے حکمتِ الٰہی کارفرما ہوتی ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہودی عورت کے زہر (آلود کھانے) سے بچ جانا، ابن اعصم کے جادو سے بچ جانے سے کم نہیں ہے۔ اس کی کئی مثالیں موجود ہیں۔

نبی کریم ﷺ کے جسم میں جادو کے اثر انداز ہونے میں حکمت ایک تو جادو کی

حقیقت اور ثبوت کا اظہار کرنا تھی، دوسرا نبی کریم ﷺ کی نبوت کی سچائی بیان کرنا تھی کہ اس میں کوئی جادو گر اثر انداز نہیں ہوسکتا۔ رہی وہ روایت کہ جس میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کو خیال گزرتا کہ آپ نے کوئی کام کیا، لیکن وہ آپ نے کیا نہ ہوتا تھا اور نہ کر رہے ہوتے تھے۔ تو ان خیالات میں آپ کی تبلیغ اور رسالت داخل نہیں ہے کہ جو آپ کی سچائی میں قدح کا باعث ہو، کیونکہ آپ ﷺ کی عصمت پر دلیل قائم ہو چکی ہے۔ یہ خیالات صرف ان دنیاوی امور میں واقع ہوئے، جو آپ ﷺ کی بعثت کا اصل مقصد نہیں تھے اور نہ ہی وہ آپ کے لیے کوئی فضلیت کا باعث تھے۔ یہ بھی بعید نہیں کہ آپ ﷺ کو بعض بے حقیقت امور کا خیال ہوتا، بعد میں وہ خیال دور ہو جاتا۔

اس کی وضاحت ایک دوسری حدیث سے ہوتی ہے کہ جس میں ہے: ''یہاں تک کہ آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ آپ اپنی ازواج کے پاس آئے ہیں، جبکہ آئے نہ ہوتے تھے۔ ......'' کہا گیا ہے: اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ کو خیال ہوتا کہ آپ نے کوئی کام کیا ہے، جبکہ کیا نہ ہوتا، آپ صرف خیال کرتے، اس کی سچائی کا اعتقاد نہ کرتے تھے، یوں آپ ﷺ کے تمام اعتقادات درست ہی رہے اور آپ کے اقوال بالکل صحیح رہے، ائمہ نے اس مقام پر یہی ذکر کیا ہے۔'' (لَمعات التّنقیح : ٩/٤٤٢۔٤٤٤)

شبہ:

بعض لوگ یہ شبہ ظاہر کرتے ہیں کہ خبرِ واحد عقیدہ میں حجت نہیں ہے، لہٰذا اس مسئلہ میں بھی خبر واحد حجت نہیں ہے۔

ازالہ:

① یہ مسئلہ عقیدہ سے تعلق نہیں رکھتا، البتہ جادو کی حقیقت وتاثیر عقیدہ سے تعلق رکھتی ہے۔

② عقیدہ میں بھی خبرِ واحد حجت اور دلیل ہے۔

❀ **علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) ہیں:**

هٰذَا التَّفْرِيقُ بَاطِلٌ بِإِجْمَا عِ الْأُمَّةِ .

''اس تفریق کے باطل ہونے پر اجماع ہے (کہ خبر واحد عمل میں حجت ہے، عقیدہ میں نہیں)۔'' (مختصر الصّواعق المُرسلة : ۴۱۲/۲)

شبہ:

بعض روایات میں ہے کہ جس کنگھی اور جن بالوں پر جادو کیا گیا تھا، ان کو کنوئیں سے نکال لیا گیا تھا۔ (بخاری: ۵۷۶۵) اور بعض روایات میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس کو کنوئیں سے نہیں نکالا۔ (بخاری: ۵۷۶۶)

ازالہ:

❀ **اس تعارض کو دور کرتے ہوئے حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نقل کرتے ہیں:**

قَالَ ابْنُ بَطَّالٍ : ذَكَرَ الْمُهَلَّبُ أَنَّ الرُّوَاةَ اخْتَلَفُوا عَلٰى هِشَام فِي إِخْرَاجِ السِّحْرِ الْمَذْكُورِ فَأَثْبَتَهُ سُفْيَانُ وَجَعَلَ سُؤَالَ عَائِشَةَ عَنِ النُّشْرَةِ وَنَفَاهُ عِيسَى بْنُ يُونُسَ وَجَعَلَ سُؤَالَهَا عَنِ الِاسْتِخْرَاجِ وَلَمْ يَذْكُرِ الْجَوَابَ وَصَرَّحَ بِهِ أَبُو أُسَامَةَ قَالَ

: وَالنَّظَرُ يَقْتَضِي تَرْجِيحَ رِوَايَةِ سُفْيَانَ لِتَقَدُّمِهِ فِي الضَّبْط وَيُؤَيِّدُهُ أَنَّ النُّشْرَةَ لَمْ تَقَعْ فِي رِوَايَةِ أَبِي أُسَامَةَ وَالزِّيَادَةُ مِنْ سُفْيَانَ مَقْبُولَةٌ لِأَنَّهُ أَثْبَتُهُمْ وَلَا سِيَّمَا أَنَّهُ كَرَّرَ اسْتِخْرَاجَ السِّحْرِ فِي رِوَايَتِهِ مَرَّتَيْنِ فَيَبْعُدُ مِنَ الْوَهْمِ وَزَادَ ذِكْرَ النُّشْرَةِ وَجَعَلَ جَوَابَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا بِلَا بَدَلًا عَنِ الْاِسْتِخْرَاجِ، قَالَ: وَيَحْتَمِلُ وَجْهًا آخَرَ فَذَكَرَ مَا مُحَصِّلُهُ أَنَّ الْاِسْتِخْرَاجَ الْمَنْفِيَّ فِي رِوَايَةِ أَبِي أُسَامَةَ غَيْرُ الْاِسْتِخْرَاجِ الْمُثْبَتِ فِي رِوَايَةِ سُفْيَانَ فَالْمُثْبَتُ هُوَ اسْتِخْرَاجُ الْجُفِّ وَالْمَنْفِيُّ اسْتِخْرَاجُ مَا حَوَاهُ قَالَ وَكَأَنَّ السِّرَّ فِي ذٰلِكَ أَنْ لَّا يَرَاهُ النَّاسُ فَيَتَعَلَّمُهُ مَنْ أَرَادَ اسْتِعْمَالَ السِّحْرِ.

''علامہ ابن بطال رحمہ اللہ نے کہا ہے: مہلب بن ابی صفرہ رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ رواۃ کا ہشام بن عروہ پر اختلاف ہے کہ جوانہوں نے جادو (والی کنگھی) کو نکالنے کے الفاظ ذکر کیے ہیں، سفیان نے اسے ثابت کیا ہے اور اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نشرہ (جادو کا توڑ) کے متعلق سوال بنایا ہے۔ جبکہ عیسیٰ بن یونس نے اس کی نفی کی ہے اور اسے (کنگھی کو کنوئیں سے) باہر نکالنے کے متعلق سوال بنایا ہے، جواب ذکر نہیں کیا۔ لیکن اس جواب کی صراحت ابواسامہ نے اپنی روایت میں کی ہے۔ غور وفکر کے بعد ترجیح امام سفیان کی روایت کو حاصل ہے، کیونکہ وہ اعلیٰ درجہ کے ضابط ہیں۔ اس کی تائید یوں بھی ہوتی ہے کہ ابو

اسامہ کی روایت میں نشرہ کا ذکر نہیں ہے، لہٰذا سفیان کی زیادت مقبول ہے، کیونکہ ان رواۃ میں سب سے زیادہ ثبت راوی سفیان ہیں۔ مزید یہ کہ سفیان نے جادو کے استخراج کا ذکر دو مرتبہ کیا ہے، لہٰذا وہم کا خدشہ نہ رہا، سفیان نے نشرہ کا بھی ذکر کر دیا اور ذکر کیا کہ نبی کریم ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سوال کے جواب میں ''نہیں'' کہا۔ اس کا ایک اور جواب بھی ہو سکتا ہے کہ ابو اسامہ کی روایت میں جس استخراج کی نفی کی گئی ہے، وہ اس استخراج کے علاوہ ہے، جس کا سفیان کی روایت میں اثبات کیا گیا ہے۔ جس میں استخراج کا اثبات ہے، اس سے مراد (کنوئیں سے) شگوفہ نکالنا ہے۔ جس کی نفی کی گئی ہے، اس سے مراد اس شگوفے میں لپیٹی ہوئی اشیا کو نکالنا ہے۔ اس میں حکمت یہ تھی کہ کہیں لوگ اسے دیکھ نہ لیں اور جادو کرنے والے اسے سیکھ نہ لیں۔''

(فتح الباري : ١٠/٢٣٤ـ٢٣٥)

شبہ:

کنوئیں سے جب شگوفہ نکالا گیا، تو اس میں گیارہ گرہیں تھیں، اس وقت آپ ﷺ پر سورت فلق اور سورت ناس نازل ہوئیں، آپ ان میں سے ایک ایک آیت پڑھتے جاتے تھے اور گرہیں کھلتی جاتی تھیں۔

(طبقات ابن سعد : ٢/١٥٣، دار الكتب العلمية، بيروت، ١٤١٨ھ)

ازالہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① عمر بن حفص ابو حفص عبدی بالاتفاق ''ضعیف ومتروک'' ہے۔ اس کی

توثیق میں ادنیٰ کلمہ بھی مذکور نہیں۔

② جویبر بن سعید ازدی بھی ''ضعیف ومتروک'' ہے۔

③ ضحاک بن مزاحم کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں۔

دلائل النبوۃ للبیہقی (٦/ ٢٤٨) والی سند بھی سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن سائب کلبی ''متروک وکذاب'' ہے۔

② ابوصالح باذام مولیٰ ام ہانی ''ضعیف ومختلط'' ہے۔ اس کا اعتراف ہے کہ اس نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بعد از اختلاط روایت کیا ہے۔

شبہ:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر متاثر ہوگئی تھی اور آپ دیکھتے کچھ تھے اور نظر کچھ آتا تھا۔

(طبقات ابن سعد : ١٥٢/٢)

ازالہ: یہ سند سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن عمر واقدی ''متروک وکذاب'' ہے۔

❀ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْوَاقِدِيُّ لَيْسَ بِحُجَّةٍ بِالْإِجْمَاعِ إِذَا أَسْنَدَ مَا يَنْقُلُهُ .

''واقدی اپنی نقل کی سند بھی پیش کرے، تو بالاجماع ناقابل حجت ہے۔''

(الرّد علی المَنطِقِیین، ص ٢٧٣)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الحُفَّاظُ عَلٰى تَرْكِهٖ .

''حفاظ کا واقدی کو ترک کر دینے پر اجماع ہے۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء : ٥٧٢/٩)

② عبدالملک بن عبدالعزیز بن ابی فروہ ابومروان ''مجہول الحال'' ہے، سوائے ابن حبان رحمہ اللہ کے کسی نے توثیق نہیں کی۔

③ اسحاق بن عبداللہ بن ابی فروہ ''متروک'' ہے۔

④ عمر بن حکم بن ثوبان ابوحفص تابعی ہیں، براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کررہے ہیں، لہٰذا سند ''مرسل'' ہے۔

سعید بن مسیّب اور عروہ بن زبیر رحمہما اللہ کی روایت (مصنف عبدالرزاق: ۱۴/۱۱) امام عبدالرزاق اور امام زہری کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے، نیز مرسل بھی ہے۔

شبہ:

جادو کے اثر سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مردانہ قوت متاثر ہوگئی، یحییٰ بن یعمر کی روایت میں ہے کہ آپ ایک سال تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے رکے رہے، یعنی مقاربت نہیں کرسکے۔

(مصنّف عبد الرزاق : ٤١/١١، ح : ١٩٧٦٥)

ازالہ:

سند ضعیف ہے۔

① امام عبدالرزاق بن ہمام مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② عطاء بن ابی مسلم خراسانی بھی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ یحییٰ بن یعمر تابعی براہ راست نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق خبر دے رہے ہیں، لہٰذا روایت ''مرسل'' ہے۔

نبی پر جادو کا اثر ہوجانا قرآن سے ثابت ہے، لہٰذا خوامخواہ حدیث پر اعتراض بے

بنیاد ہے۔

دوسری بات کہ جو معتزلہ اور اہل الحاد آج قرآن وحدیث کے دلائل سے نبی کریم ﷺ پر جادو کا انکار کرتے ہیں، جبکہ یہ تمام دلائل ائمہ اہل سنت والجماعت کے مدنظر تھے، اس باوجود وہ نبی کریم ﷺ پر جادو کے قائل تھے، یقیناً حق ائمہ اہل سنت والجماعت کے ساتھ ہے، کیونکہ وہ علم، فہم اور تقویٰ میں پوری امت سے فائق ہیں۔ بعد والوں کو کوئی حق نہیں کہ ان کے علم وفہم کے مقابلہ میں اپنا علم وفہم پیش کریں۔

الحاصل:

جنون کے مرض کے علاوہ جس طرح نبی کو ہر مرض لگ سکتا ہے، اسی طرح امورِ دنیا میں جادو بھی ہوسکتا ہے، اس پر امت کا اجماع ہے، اہل سنت والجماعت میں سے کوئی بھی اس کا منکر نہیں ہے۔